Registered.　　　　L. No. 89

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۸	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۹ جولائی ۱۹۰۹ء	جلد ۳۷

لودیانہ کرسچن بک سٹور کی شائع شدہ کتابیں

ستیارتھ پرکاش درپن

مصنف پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب لاہور

اس کتاب میں ان اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہی جو آریہ سماج کے بانی دیانند سرسوتی نے بائیبل مقدس پر کئے ہیں ہر ایک مسیحی استادوں اور مناددوں کے لئے بڑی مفید کتاب ہی قیمت ۱۲؍ مجلد ایک روپیہ عہ +

گنجینہ اسلام

(رومن اردو) مصنف پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی

دین اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے مسیحی واعظوں اور علم الٰہی کے طالبعلموں کیلئے نہایت ہی مفید کتاب ہی قیمت ۸؍ مجلد ایک روپیہ عہ +

موازنہ مذاہب

مختلف مذاہب کی تعلیمات (رومن اردو)

ڈاکٹر ایچ ایس کیلاگ کے لیکچروں کا مجموعہ جو انہوں نے پرنسٹن یونیورسٹی میں دیئے پادری راجہ رام چیتا مبر بی۔ اے نے ترجمہ کیا ہر ایک کو اسے پڑھنا چاہئے قیمت ۸؍

فوز العظیم بالتصویر

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی کی انگریزی کتاب "زینب دی پنجابی" کا بامحاورہ اردو ترجمہ اس میں کہانی کے طور پر ایک مسلمان کے مسیحی ہونیکی مشکلات اور تجربوں کا ذکر کیا گیا ہی قیمت ۲؍ مجلد ۴؍ +

سمپردائے

مولفہ پروفیسر بی۔ بی رائے صاحب مدرسہ علم الٰہی سہارنپور

اس اردو رسالے میں سمپردایوں کی تواریخ و تعلیم اور مختلف ریت و رسم کی تشخیص کی گئی ہی۔ حجم کتاب ۲۹۲ +

قیمت چھ آنے ۶؍ مجلد دس آنے ۱۰؍

گیت کی کتابیں

موٹے حروف کے گیت کی کتاب قیمت ۱۲؍
پیکٹ ٹیپ میں گیت کی کتاب کپڑے کی جلد قیمت ایک روپیہ ۴؍
سادہ رومن میں قیمت ۸؍ سے لیکر ۹؍ تک

دیہاتی گیتیں

اردو حروف میں قیمت	۹ پائی
ناگری میں ″	۹ پائی
گورمکھی میں ″	۹ پائی

ایک آنہ ٹریکٹ

بائیبل اور سائینس۔
مرزا غلام احمد قادیانی۔
ازالۃ المرزا قادیانی۔
یسوع مسیح کون تھا (ایک وعظ جو کینن میکلوڈ صاحب کی طرف سے ہے)

رسالجات

پیسے والے ٹریکٹ

اے آدم تو کہاں ہے۔
ایک مجروح سپاہی۔
مسیحی مذہب کی صداقت (جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہی)۔
نبدرگاہ میں داخل ہونا۔
آرے اے سب لوگو آؤ۔
معجزہ۔
رسالہ ذنوب محمدیہ۔
تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو

لیف لیٹ

آپ کو مژدہ ہو۔ قیمت ایک پائی۔
خدا کا کلام آپ کے حق میں کیا کہتا ہے +
خدا سے میل۔
فقط ایمان لاؤ۔
مسیح پر ایمان لانا کیا ہے۔

جوانوں کیلئے ۱۲ قصونکی کتابیں

عزت بیٹیال۔ رام پال سنگھ ہیرا کا قصہ۔ شریف بیبیاں۔ جاپان کے حالات چند لیلا لارڈ کلائیو ہند میں۔ تاریخ یونان۔ رابنسن کروسو تاریخ مصر۔ مرقع روس۔ فوز العظیم۔ یہ سب کتابیں پانچ روپیہ ارسال کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں +

تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۹ جولائی ۱۹۰۹ء

بائیبل کی یکتائی

عنوان مندرجہ بالا کا مضمون ایک انگریزی ولائت کے اخبار میں ہماری نظر سے گذرا جس کو ہم ناظرین نور افشاں کے فائدے کے لئے ترجمہ کرکے پیش کرتے ہیں۔ اس کے لکھنے والے پادری جے اوسین ڈیویز ہیں۔ ڈی ڈی ہیں۔

ہم بائبل میں اس کے مختلف بیانات اور انواع واقسام کے قصہ جات سے اُس کی تمام تعلیمات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچتی ہوئی دیکھتے ہیں کہ ان تمام باتوں کی بنیاد یکتائی ہے۔ قرآن اگرچہ ایک آدمی نے لکھا ہے پر اس میں بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ بائبل اگرچہ چالیس آدمیوں سے لکھی گئی پر اسکا مضمون واحد ہے اور عجیب خوبصورتی سے یکتائی دکھلا رہا ہے اس کے مصنفوں کو دیکھیئے کہ ان کے درجے اور حیثیت کیسے مختلف تھے۔ موسیٰ فرعون کی بیٹی کا متبنیٰ بیٹا تھا۔ داؤد اور سلیمان بڑے بادشاہ تھے دانیل وزیر اعظم تھا۔ عزرا کاہن تھا۔ آموس چرواہا تھا۔ متی ایک محصول کا داروغہ تھا۔ لوقا طبیب تھا۔ یوحنا مچھوا تھا۔ پولس خیمہ دوز تھا وغیرہ وغیرہ۔ اگرچہ مختلف لوگ مختلف زمانے اور وقت میں ہوئے مگر ان سب کے کلام میں کامل یکتائی پائی جاتی ہے جب ہم خیال کرتے ہیں کہ بائبل ایک کتاب نہیں جو ایک آدمی کی تصنیف ہو۔ بلکہ یہ ۶۶ کتابوں کا جو ۴۰ آدمیوں سے لکھی گئیں ہیں ایک مجموعہ یا لائبریری ہے۔ تو ہم کو تعجب آتا ہے کہ وہ صرف **الکتاب** کہلاتی ہے اور یہ صرف اس لئے ہے کہ اسکا مضمون اور مقصد واحد ہے اور اس تمام کتاب میں ایک ہی مقصد اور مدعا اور روحانی غرض اس کے ہر ایک صفحے میں پائی جاتی ہے۔ اس کے تواریخی واقعات اور پیشین گوئیوں میں بھی ایک ہی مقصد نظر آتا ہے اس کی نظم اور نثر میں وہی مضمون درج ہے تمام کتاب کا لب لباب یہ ہے کہ خدا آدمی کے پاس آیا کہ اس کو خدا کے پاس پہونچا دیوے۔ گری ہوئی حالت کو اعلیٰ درجے تک اُٹھا دیوے۔ پیدائش کی کتاب سے لیکر مکاشفات کی کتاب تک وہی ایک خیال خدا اور آدمی کی بابت چلا جاتا ہے ہر ایک مصنف اپنی عبارت استعمال کرتا اور اپنے محاورات کام میں لاتا اور ہر ایک کا مقام لگاؤ و داشت خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو پر سب کا اصول اور خاص مقصد ایک ہی نکلتا ہے۔ موسیٰ خلقت کی پیدائش کا حال لکھتا ہے اور یوحنّا بھی یہی بیان کرتا ہے یسعیاہ خدا کی یکتائی کا بیان کرتا ہے اور ایسا ہی پطرس کرتا ہے۔ پیدائش میں ایک زندگی کے درخت کا ذکر ہے اور مکاشفات میں بھی ایک زندگی کے درخت کا ذکر ہے۔ کتاب کے شروع میں آسمان اور زمین کا حال ہے۔ کتاب کے آخر میں نئے آسمان اور زمین کا حال ہے پرانا عہد نامہ ایک بند کلی ہے۔ اور نیا عہد نامہ ایک شگفتہ غنچہ ہے۔ بعض بیانات کا خاہ ہو بیان اگرچہ کچھ اور معلوم ہوتا ہے مگر گہری نگاہ سے دیکھا جاوے اُس میں وہی بھید کی روح موجود ہے۔

کچھ عرصہ ہوا جب تار کے بغیر خبر بھیجنے لگے امریکہ کے کسی شہر میں کئی طالب علموں نے اپنے گھر کی چھتوں پر سامان کھڑا کیا جس سے انہوں نے خبر لینی اور دینی شروع کی۔ اس حرکت کو دریافت کرکے حاکم معترض ہوگئے اس لئے کہ یہ ایک قسم کی چوری سمجھی گئی۔ ایسا اتفاق ہوا کہ ان لڑکوں میں سے ایک کسی جہاز پر سوار ہوا اس جہاز پر تار کے بغیر خبر دینے کے لئے سامان تھا۔ لیکن ملازم بیمار ہو گیا اور سامان بے کار ٹھہرا۔ لڑکے نے جہاز کے افسر کو کہا کہ میں خبر بھیج سکتا ہوں اگر آپ اجازت دیں۔ افسر نے اجازت دی اور لڑکے نے بڑی کامیابی سے خدمت کی۔

اس قصے سے کئی ایک نتیجے نکلتے ہیں۔ اول اس سے یہ ظاہر ہے کہ کھیل کے طور سے بڑی حکمت ظاہر ہو سکتی ہے۔ دوسرے یہ بھی ظاہر ہے کہ جب طالب علم کو کسی قسم کی حکمت حاصل ہو جاوے فی الحال اُس کا کوئی فایدہ نظر نہ آوے پر پھر کسی موقعہ پر وہ کام آئیگی۔ "داشتہ آید بکار" کا مقولہ ٹھیک ہے۔

سی۔ ایم۔ ایس کا سالیانہ جلسہ۔ پچھلے سالانہ جلسے میں ظاہر کیا گیا کہ چرچ مشنری سوسائٹی نے ۱۹۰۸ء میں مبلغ ۴۴۵۰۰۰ روپیہ جمع کئے تھے۔ اس کی ملازمت ۱۳۰۰ یوروپین مشنری ہیں جن میں سے ۸۷۳۳ شادی شدہ ہیں۔ اس کی کلیسیا میں ۴۲۲۰۰ آدمی شامل ہیں جو غیر اقوام سے شامل ہوئے ہیں جن میں سے ۹۹۲۲۰ عشائے ربانی میں شریک ہیں ۴۹۳ دیسی پادری ہیں اور ۸۰۰۰ دیسی کارندے ان کلیسیاؤں کی خدمت کرتے ہیں۔ سال گذشتہ میں ۲۲۰۰۰ آدمیوں نے بپتسمہ پایا۔ سی۔ ایم۔ ایس کے ۲۵۹۶ مدرسوں میں ۱۵۱۷۷ طلبا ہیں اور اُس کے ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ۲۶۶۹۷ مریض جنہوں نے شفا خانوں میں رہ کر علاج کروایا اور دیگر بیمار ۱۰۸۷۳۹۸ ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ خدا اس مشن کو زیادہ برکت دیوے۔

پاک کلام انجیل مقدس میں واضح طور سے دکھلایا گیا ہے کہ خداوند یسوع جہان کا نور ہے اور وہ آفتاب صداقت ہے جس کی خبر پہلے نبیوں نے دی تھی۔ خود خداوند یسوع فرماتا ہے "میں جہان کا نور ہوں" اور "جو میرے پاس آتا ہے اندھیرے میں نہ چلیگا" اور نہ صرف یہ بلکہ وہ اپنے لوگوں کو بھی جن کو وہ اپنی روشنی سے

منور کرتا ہے فرماتا ہے کہ تم دنیا کے نور ہو"۔ جو روشنی اور زندگی دنیا میں پھیلی ہے وہ خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے آئی ہے۔

ہمعصر آریہ گزٹ مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۰۹ء میں ایک قصہ ہوا اور سورج کا یوں درج کرتا ہے کہ "ذکر ہے کہ ایک دفعہ سورج اور ہوا کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ دونوں کو اپنی اپنی طاقت کا زعم تھا اور اُن میں سے ہر ایک دوسرے سے زیادہ طاقتور ہونیکا دعویدار تھا۔ آخر فیصلہ یہ ہوا کہ جو دونوں میں سے ایک مسافر کے جو جا رہا تھا کپڑے اُتارنے میں کامیاب ہو وہی بلوان ہے۔ ہوا کو اپنی طاقت پر بھروسہ تھا۔ یہ سینکڑوں جہازوں کو غرقاب کر چکی تھی۔ اس کے چلنے پر سمندر ایسی گھمبیر اور ضخامت جیسی تھاٹھیں مارکر اُڈنے لگتا ہے۔ ہزاروں درخت بیابان کی آن میں جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیتی ہے اس کے لئے ایک مسافر کے کپڑے اتار کر لے جانا اس کے خیال میں کیا بات تھی۔ اُس نے چلنا شروع کیا۔ لیکن جس قدر اس کی تندی بڑھتی جاتی تھی اُسی قدر وہ مسافر کپڑوں کو اپنے گرد زور سے لپیٹتا جاتا تھا۔ ہوا نے بہت زور کیا لیکن وہ کپڑے نہ اُڑا سکی آخر کار ہوا بند ہو گئی۔

سورج نے اپنی تیز کرنوں کو اس مسافر پر ڈالنا شروع کیا ہوا کی تیزی کے بعد کرنیں سہاونی معلوم ہوئیں لیکن تھوڑی دیر میں ان کی تیزی کے باعث مسافر کو پسینہ آنا شروع ہو گیا۔ اور اُس نے آہستہ آہستہ یکے بعد دیگرے کپڑے اتارنے شروع کر دیئے۔ حتیٰ کہ گرمی کی شدت سے تنگ آکر اُس نے سارے کپڑے جسم سے علیحدہ کر دیئے۔

سورج نے ہوا سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو کچھ جو کام تو اپنی تندی سے نہ کر سکی اس کام کو میں نے اپنی نرمی سے مگر استقلال سے کر دکھلایا"۔

ہمعصر لکھتا ہے "یہی حال آریہ ورت کے رہنے والوں پر ہوا۔ اور اب ہو رہا ہے۔ مغرب سے دو طاقتیں یہاں زور آزمائی کے لئے یکے بعد دیگرے آئیں۔ ایک کو اپنی جسمانی طاقت پر زعم تھا۔ اُس نے اگر ہندوستان میں ایک آندھی سی برپا کر دی۔ مندر توڑے گئے۔ لاکھوں کے قتل کئے گئے کھوپریوں کے چبوترے بنائے گئے۔ قتل عام ہوئے۔ لیکن آریہ ورت کے تن سے کپڑے نہ اُتر سکے۔" الخ

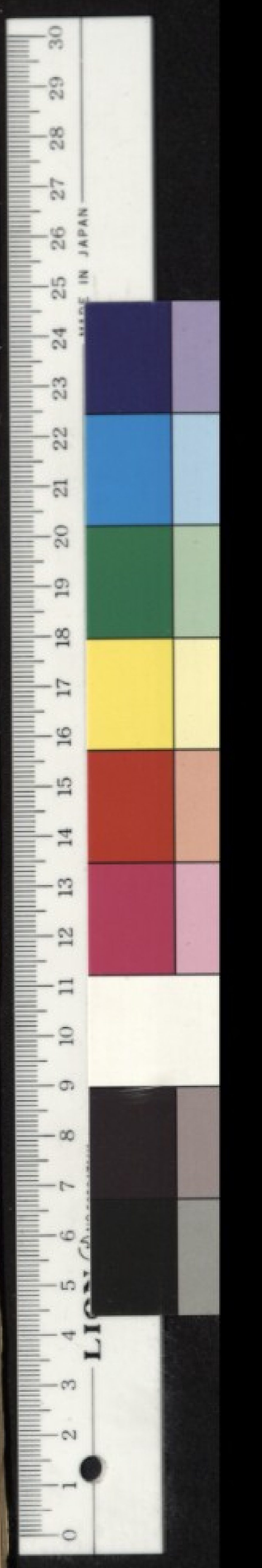
پھر ہمعصر لکھتا ہے۔ "لیکن جو دنیا کی روشنی ہے کہ سورج کی طرح چمکتی ہوئی مغرب کی روشنی عیسائی طاقت کیساتھ آئی اس نے اپنا اثر پیدا کرنا شروع کیا۔ جن باتوں کو دھرم کی جان سمجھا جاتا تھا اُن کو تو توہمات سمجھا گیا۔ گئو ماتا کی عزت کو ایک بیہودہ خیال قرار دیا گیا۔ ویدوں کی بھیڑ بکری چرانے والوں کے گیتوں سے زیادہ وقعت نہ رہی"۔ الخ

ہمعصر پھر لکھتا ہے کہ "یہ سورج کی گرمی گیا ہے کسی جگہ ہمارے سامنے ہسپتالوں کی شکل میں نظر آتی ہے"۔ الخ "یہی روشنی دوسرے مقاموں پر اسکولوں اور کالجوں کی شکل میں نمودار ہوتی ہے"۔ الخ۔ آخر کار ہمعصر ہندوستان کے لوگوں کو عیسائیوں کے اثر سے الگ رہنے کے لئے بیدار کرتا ہے۔ مندرجہ بالا اقتباسات سے ہم اپنے ناظرین کو دکھلانا چاہتے ہیں کہ ہمارے مخالف خود خداوند یسوع مسیح اور مسیحی دین کی عجیب تاثیر کے قایل ہیں اور اس کام کی جو آلہی انتظام کے ہاتھ کے نیچے اثر پیدا کر رہا ہے۔ مخالفت کرتے ہوئے بھی تعریف کرتے ہیں ہم اسجگہ صرف اتنا کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ یہ سب آفتاب صداقت اور جہاں کے نور کے کاموں کا نتیجہ ہے جو چھپ نہیں سکتا اور اثر کے بغیر رہ نہیں سکتا۔ اس کی عجیب تاثیر نہ صرف اس ہمارے ہی ملک پر ہوئی ہے بلکہ تمام دنیا میں ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ ہمعصر نے جو کچھ اس کی نسبت فرمایا بالکل درست اور ٹھیک ہے۔ مگر جو وہ اپنے مذہبی خیالات کے سبب سے حاشیہ چڑھاتا ہے ہمارا اتفاق اس سے نہیں ہے۔

ریویو۔ تحریک الدعا اس نام کی کتاب جو ڈبلیو بے پادری ایم۔ اے ٹوری صاحب کی انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جو پادری جے۔ این فرمن صاحب نے اردو زبان میں کیا ہے۔ رومن حروف میں یہ کتاب شایع ہوئی۔ اس کتاب میں نہایت عمدہ طور سے ۱۲ بابوں میں دعا کے متعلق عمدہ اور مفید قاعدے بیان کئے ہیں مضامین کا سلسلہ نہایت عمدہ ہے۔ عبارت نہایت سادہ اور عام فہم ہے۔ چونکہ دعا کا مضمون نہایت ضروری اور لازمی ہے بلکہ روحانی خوراک اور آسمانی برکتوں کا وسیلہ ہے ہر ایک مسیحی کو اس کی اشد ضرورت ہے اس لئے یہ کتاب رومن اردو خوان مسیحیوں کے نہایت مفید ہو۔ ٹوری صاحب کی تصنیفات دنیا میں مشہور ہو گئی ہیں کیونکہ ان کے خیالات نہایت اعلیٰ اور مضمون گہرے اور دلائل قوی ہوتی ہیں اور طرز تحریر نہایت عالمانہ ہے۔ ہمارے بزرگ مترجم صاحب بھی بڑے اعلیٰ لیاقت والے اور مرد دعا ہیں اس لئے یہ کتاب ہر صورت سے قابل قدر ہے کیا عمدہ ہو کہ یہ کتاب اردو میں بھی شایع ہو۔ ہمارے خیال میں ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اور جوان بوڑھے کے لئے یہ کتاب مفید ہے قیمت صرف ۱۰ ہے یہ کتاب نارتھ انڈیا کرسچن ٹریکٹ سوسائٹی الہ آباد سے ملسکتی ہے۔

پنڈت نیل کنٹھ شاستری کا جیون ورتانت
اس نام کی کتاب کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی طرف سے ہندی میں شایع ہوئی ہے۔ پنڈت صاحب موصوف جنکی سوانح عمری یہ ہے بڑے عالم فاضل اور مشہور سنسکرت ودان پنڈت تھے جنہوں نے بہت سی کتابیں بھی لکھی ہیں اُنکا حال نہایت دلکش ہے۔ ہندی مدرسوں کی پڑھائی کے لئے یہ کتاب نہایت موزوں ہے قیمت ۲ ہے جو الہ آباد ٹریکٹ سوسائٹی سے ملسکتی ہے۔

پرارتھنا اور ستوتی۔ اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ نارتھ انڈیا کرسچن ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے ہندی میں شایع ہوا ہے اسمیں ایکطرف دعا اور دوسری طرف ستایش کا مضمون ہے بہت مفید چھوٹا رسالہ ہے۔ جو خاصکر ہندو لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے بہت عمدہ ہے قیمت صرف ۹ پائی الہ آباد



شباہت مسیح

بقیہ

اور انسانی زندگی کی رہائش میں ہم گویا لوگوں کو تازہ کرنے اور روشن کرنے والے ہونگے۔ اور تب جو کچھ مسیح پہلی صدی میں تھا بیسویں صدی میں ہو جاوینگے۔ اور خصلت میں اس کی مانند بنجاوینگے۔

مسیح کے موافق بن جانا یہ ہے کہ اُس کی سی ہمدردی اُسی کے سے خیال۔ اُس کی طرح محبت اور خدا کی طرف ویسی ہی طبیعت اور وضع و اطوار اور رضا۔ اور آدمیوں کے روبرو یکساں حالت اور زندگی میں ویسی ہی خود انکاری اور بےغرض خصلت ہو جیسے کہ مسیح کی تھی۔ اُسکا نام پُرانا انسان اُتار پھینکنا۔ اور نیا پہن لینا ہے ٹھیک اس لڑکی مانند جس نے اپنا چہرہ دھویا اور بدن صاف کرکے اپنے پھٹے پرانے کپڑے اُتار پھینکے اور صاف اور پاک بن گئی اور بہشت کی مانند خوبصورت نظر آنے لگی۔

دوئم۔ کیا یہ شباہت حاصل ہو سکتی ہے؟

اس سوال کے جواب دینے کے لئے واقعات ہی کافی ہیں گزشتہ زمانے میں لوگ مسیح کی مانند ہو گزرے ہیں اور اب بھی لوگ اُس کی مانند موجود ہیں۔ یہ بات اس میں شامل ہے کہ اُس نے دنیا میں اپنا اثر پیدا کرکے اس کو یوں متوثر پیدا کیا ہے۔ دنیا میں اس قسم کی بہت سی تبدیلیاں ہوئی ہیں جن کا مشاہدہ ہو چکا ہے اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ دیکھو مسیح نے کیا کیا ہے؟

اُس نے دنیا میں بدلنے والی طاقت پھیلا دی ہے۔ وہ ہم کو بدل کر بناتا ہے۔

رینن صاحب اس تاثیر کو مانتا ہے وہ اُس کی خصلت کو دوسرے اشخاص سے مقابلہ کرتا ہے اور وہ اقرار کرتا ہے کہ آدم زادوں میں صرف وہ دیکھئے یسوع مسیح، اپنے میں تبدیل کرنے کی عجیب طاقت رکھتا ہے چنانچہ اس کے اپنے الفاظ ذیل میں ہیں۔ مارقس آوریلیس اور اس کے جانشین کوئی دیرپا تاثیر دنیا میں چھوڑ نہیں گئے مارقس آوریلیس اپنے پیچھے خوش نما کتابیں چھوڑ گئے ایک مرتد اور فانی دنیا پیچھے چھوڑ گئے۔ لیکن مسیح نے اخلاقی تروتازگی کا بڑا چشمہ جاری کر دیا جو سب کے لئے ہے۔ بطور ورثے کے مارقس آوریلیس نے دنیا کے لئے چھوڑا لیکن فلاسفی سب کے لئے نہیں ہے بلکہ سب کو تقدیس کی ضرورت ہے اور یسوع مسیح دنیا کو تقدیس یا پاکیزگی دیتا ہے۔ یہ اس کی گواہی ہے جو مسیح کا شاگرد نہ تھا۔ تمام مسیحی زمانہ مسیح کی عجیب تاثیر کا بیان رکھتا ہوا معلوم ہوتا ہے ایک قوم بھی ایسی کسی زمانے میں نہیں ہوئی ہے جو اس کی تاثیر سے متوثر نہ ہوئی ہو اور اس کو نئی تازگی نہ ملی ہو۔

استیفان اپنے قاتلوں کے لئے دعا کرتا ہے اور بلا اُن کے معافی مانگنے کے اُن کو بخشتا ہے یہ مسیح کی تاثیر ہے پولس آزار دینے والے سے بدلکر ایک رسول بنتا اور سخت غصہ ور ہونے کے بجائے محبتی اور دعا کرنے والا اور محنت کرنے والا بنتا۔ یہ مسیح کی تاثیر ہے۔

پطرس جس کو روسی گورنمنٹ نے صلیب دی۔ کیونکہ وہ سچائی پر قائم تھا یہ مسیح کی تاثیر ہے۔

لونگ ستون ملک افریکہ میں شہید ہوا اس خیال سے کہ ملک میں انجیل کے پھیلانے کا ذریعہ ہو یہ مسیح کی تاثیر ہو

ہنری مارٹین انگریزی یونی ورسٹی کا فخر مقام توکاٹ میں پلیگ زدوں کے ساتھ مرا اور دفن ہوا یہ مسیح کی تاثیر ہے۔

جان ہوورڈ استنبول سے وینس کو بیماری کے وقت جو وبائی تھی گیا۔ اور لوگوں کی خدمت میں جان دی۔ یہ مسیح کی تاثیر ہے۔

دنیا میں اس بات کی دھوم مچی ہوئی ہے کہ یسوع مسیح کی تاثیر سے جو ہو رہی ہے وہ ہر روز نئی تازگی بخشتا اور عجیب کام کرتا ہے۔

میں اس مقام میں ناظرین کے لئے آدمیوں میں مسیح کی شباہت کا بیان کرنا چاہتا ہوں اور یہ بیان میں صرف اس امر کو زیادہ واضح کرنے کے لئے کرتا ہوں۔ اور سامعین کے دلوں کو زیادہ توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ دنیا میں مسیح کے شاگردوں میں مسیح کی ایسی تاثیر ہے کہ اگر ہم اس کے شاگرد ہیں ہم اُن میں اُس کی شباہت ضرور دیکھیں گے۔ تم دیکھتے ہو کہ اس کی کتاب میں سے ہم کس طرح سے مسیح کو ظاہر کرتے ہیں اور جب ہم اُس کی تصویر نکالتے ہیں تو وہ ایک کیسی دلکش اور ترقی ہے اس طرح سے مسیحیوں کی چال چلن میں سے مسیح کی پوری شباہت نکلتی ہے۔ جو اس تاثیر سے ہوتی ہے کیونکہ اس نے ان میں اپنی خاصیت کو ڈال دیا ہے۔ اور وہ گویا اُس کے مظہر ہیں۔

اس مثال سے میرا مطلب ٹھیک ہو جاویگا۔

ملک اٹلی میں ایک امیر آدمی کا لڑکا مر گیا۔ اور محل میں کرسی چھوڑ گیا۔ اس کا بڑا بھائی جو اُس کیساتھ کھیلا کرتا تھا بڑا غمگین تھا۔ اس نے خیال کیا کہ اگر میں صرف ایک دفعہ اپنے بھائی کا چہرہ دیکھ لوں تو اپنے آنسو سکھا دونگا اور اگر اس کے چہرے کی تصویر ہو تو اُس کو تسلی ہوگی۔ لیکن افسوس اس کی کوئی تصویر بھی نہ تھی۔ کیونکہ کوئی کبھی اُتاری نہ گئی تھی۔ اس غمناک بھائی نے فلارنس کے ایک مصور کو بلایا کہ اگر ہو سکے تو ایک تصویر بنا دے۔ مگر مصور نے کہا کہ میں کس طرح تصویر کھینچوں جس حال میں کہ میں نے تمہارے بھائی کو دیکھا بھی نہیں؟ تب لڑکا اس کا بیان کرنے لگا۔ مگر اُس نے (مصور) کہا کہ محض بیان سے ہی تصویر کھینچ نہیں سکتا مجھ کو کچھ اور حقیقت درکار ہے۔ جب لڑکے کو یہ تدبیر سوجھی اس نے مصور سے کہا کہ تصویروں کے مکان تک اس کے ساتھ چلے۔ اور جب وہاں پہونچے اس نے ایک کینوس پر انگلی رکھی اور کہا کہ اُسکی آنکھیں ایسی تھیں۔ باقی آئندہ

مُراسلات

بینّات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی ایل ٹھاکر داس

بجواب رسالہ

"یسوع ناصری"

بقیہ

(ب) بیرونی ثبوت

جس ملک اور زمانہ میں اور جن ملکی اور دینی حالات میں اور جس قوم کے درمیان مقدس راویوں نے یسوع ناصری کا ظہور واقعی بیان کیا ہے وہ ساری باتیں غیر قوم اور یہودی مورخوں کے بیان سے گواہی پاتی ہیں اور اُس سے مقدس راویوں کی تواریخ کی معتبری یسوع ناصری کے بارے میں یہاں تک پہونچتی ہے۔ کہ تواریخ اس سے زیادہ طلب نہیں کرسکتی۔

وزیر چند صاحب لکھتے ہیں کہ "تواریخ اُس کے (یسوع کے) قالب انسانی میں موجود ہونے کی شہادت طلب کرتی ہے۔ لیکن ایک دیوار پر تیزی سے دوڑتے ہوئے سایہ سے بڑھکر اس کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔" اصل وہ اور کچھ آگے چلکر لکھتے ہیں کہ "نئے عہد نامہ سے باہر کسی کتاب۔ کتبے یا ستون سے اس امر کی کوئی بھی شہادت نہیں ملتی۔ کہ یسوع ناصری کو۔ پانٹیس پائی لیٹ کے وقت میں کوڑے لگائے گئے۔ اور صلیب پر کھینچا گیا۔ نہ ہی جوسیفس، ٹیکٹس، ڈیمی ٹس، پلینی اس فائلو یا اُن کے کسی ہمعصر نے اس تصلیب کے واقعہ کا کوئی حوالہ دیا ہے نہ اس پر کسی قسم کا اعتقاد ظاہر کیا ہے"۔ (دی بائیبل ان تھسس مصنفہ ٹی۔ ڈبلو۔ ڈُون صفحہ ۴۲۶ و ۴۲۵)

یہ ڈُون صاحب تواریخ میں تو بڑے ماہر معلوم ہوتے ہیں اور اُس کے سہارے وہ نندیوں کا دماغ بھی تیزی میں آگیا ہے۔ مگر اصل میں ڈُون صاحب ان کو لے ڈوبے۔ کیونکہ وزیر چند صاحب نے ڈُون صاحب کی عبارت نقل کرکے اردگرد نظر نہیں اُٹھائی۔

واضح ہو کہ عہد عتیق میں اس کے مصنف اپنی قوم کی تواریخ بیان کرتے ہیں اور خاص خاص آدمیوں کا ذکر جو اُس میں آیا ہے تو وہ قوم کی تواریخ کو واضح کرنے میں آیا ہے۔ اور وہ ایسی تواریخ ہے جو خدا کی ہستی اور حکمت اور قدرت کو ثابت کرتی ہے۔ وہ قوم اسرائیل کے آغاز اور اس کے بادشاہوں اور حاکموں کا اور زمانہ کی رنگا رنگیوں کا بیان ہے جن کے درمیان اسرائیلی قوم تکلیفوں اور فتوحات اور شکست اور بربادی اور بحالی کا سامنا کرتی رہی ہے۔ مگر عہد جدید میں یہ حال نہیں ہے اُس کے مصنفوں کی نظر قوم پر نہیں۔ مگر ایک شخص پر لگتی ہے جس کے کام اور کلام اور اُن کی تاثیروں کو قلمبند کرنا ان کا بڑا مدعا تھا۔ یعنے راویان انجیل قوم کے مورخ نہیں لیکن یسوع ناصری کے مورخ تھے اور اُن کا یہ منشا نہیں تھا کہ اپنے زمانہ کے پلستائین کے ملکی یا قومی حالات بیان کریں خصوصاً وہ جو اس کی پبلک زندگی میں ظاہر ہوئے اور نیز اس کی موت اور قیامت کا۔ اور ان صورتوں کا بیان کریں جن سے اُس کے نام اور تعلیم نے دنیا میں رواج پایا تھا۔ اس حال میں وہ مطابقت جس کا ہم نے مقدس تواریخ اور دنیوی تواریخ میں سراغ لگانا ہے۔ وہ فقط ان باتوں میں ہوسکتی تھی۔ جن کا راویوں کو یسوع کے تذکرہ کے متعلق بیان کرنا پڑا تھا۔ مثلاً بعض بڑے آدمیوں کے نام اور اُن کے کام اور عہدے و خصلتیں جنکی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور اس وقت یہودیوں کی اور غیر قوموں کی دینی اور سوشل حالت اور دستوروں کی طرف جو اشارے راویوں نے کئے ہیں وہ سب کے سب ہمعصر مورخوں سے بھی ثابت ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ ان حالات کے ساتھ مقدس راویوں کے اتفاقیہ بیانات کی صحیح موافقت زیادہ قدر کے لائق ہے بہ نسبت ان بیانات کے جو کوئی مورخ فقط انہیں حالات وغیرہ کی بابت مفصل لکھتا۔ کیونکہ اوّلاً۔ تواریخی حالات میں سے صرف اتفاقیہ اشارے اس طرح سے صحت کیساتھ کرنا نہایت مشکل ہے۔ جو سوائے ہمعصر اور دیانت دار مورخ کے دوسرا نہیں کرسکتا اور ثانیاً ایسے معاملات میں صحت بیانی ایسی افسانہ سازی کے عین برخلاف ہے جو مخالف انجیل کے حق میں کہتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

ویدک شائستگی

بقیہ

زمانہ حال میں کھانے پینے کو مذہب کی بنیاد ٹھہرانے سے کسی انگریز نے اہل ہند پر تمسخر سے کہا The Stomach is the seat of Hinduism یعنی شکم ہی ہندو مذہب کی سکونت گاہ ہے۔ لیکن ویدک زمانے میں یہ حال تھا۔ تب کھانے پینے کے معاملہ میں ہمارے باپ دادے آزاد تھے۔ تب "اہنسا پرمو دھرم" کوئی نہیں جانتا تھا۔ جب سے وید کا مخالف بودھ مذہب ہندوستان میں جاری ہوا تب سے رفتہ رفتہ اہل ہنود بھی بودھ مذہب کی پیروی میں اپنے وید کے خلاف "اہنسا پرم دھرم" کا مسئلہ گرہن کیا اور اب یہ بات اُن کے بعض فرقوں کے خیالوں پر اسقدر جم گئی ہے کہ اگر ان سے کہا جائے کہ وید میں حیوان کی قربانی اور حیوان کے گوشت کھانے



مانعت نہیں تو وہ اسباب کو یقین نہیں کرتے ہیں۔ اب ہم رگ وید کے منتروں سے دکھائیں گے کہ ویدک رشی حیوان کی قربانی کرتے تھے اور حیوان کے گوشت کو خوردنی شئے گردانتے تھے۔

۱۔ بابو مہیش چندر دت صاحب پنڈت رما ناتھ سرسوتی کا حوالہ پیش کرکے رگوید کے ایسے دس سوکتوں کا ذکر کرتے ہیں جو خاص طور پر حیوان کی قربانی میں مستعمل ہوتے تھے ان سوکتوں کو اپری (Apri) سوکتہ کہتے ہیں ہر ایک گوتر Gotras کا اپری سوکتہ فرق ہوتا تھا۔ وہ دس اپری سوکتہ یہ ہیں منڈل ۱ سوکتہ ۱۳ و ۱۴۲ و ۱۸۸۔ اور منڈل ۲ سوکتہ ۳ و منڈل ۳ سوکتہ ۴ و منڈل ۵ سوکتہ ۵ و منڈل ۷ سوکتہ ۲ و منڈل ۹ سوکتہ ۵ اور منڈل ۱۰ سوکتہ ۷۰ و ۱۱۰ (دیکھو بنگالی رگوید صفحہ ۲۷۶ نوٹ)

۲۔ رگوید منڈل ۱ سوکتہ ۱۶۲ رچہ ۱۵ میں یوں لکھا

Iwamagne prayata da
kohinam naram varmāṇa
Syutam pari paca vishwatah
Swadukshadma yo vasata
Syonakrij jwayajám
yajati somapá diwah

کو دکشنا دے دیا تو سیئے ہوئے زرہ کی طرح اُس کی کامل حفاظت کر۔ وہ یجمان جو لذیذ غذا سے مہمانوں کو خوش کرا پنے گھر میں حیوان کی قربانی کے ساتھ یگ کرتا ہے سو سورگ کی مانند ہے۔

لنڈن سے خبر آئی ہے کہ سینٹ جوبیل سو ہیبر میں ایک سٹیمر دخانی جہاز ڈوب گیا۔ ۱۲۱ آدمی غرق ہوکر ٹریم کار کے پلیٹ فارم پر ایک بہت کا گورا پھٹا۔ ناگہانی مجروح ہوئے گورا سبزی کے انبار میں رکھا تھا۔

کلکتہ میں ہندوستان کے مختلف مذاہب کا جلسہ

بقیہ

تیسرے دن کی کارروائی شروع ہونے کے ساتھ بابو شار واچرن صاحب نے بیانگیہ کہا کہ ابھی۔ بہت سے مذاہب کے مضمون باقی ہیں۔ مگر وقت بہت تنگ ہے اس لئے میں ان میں سے بعض کے صرف ضروری حصّے پڑھ کر سناؤنگا اور باقی مضامین آپ کے سامنے پڑھے جاوینگے اور اس طرح پر انہوں نے سکھ دھرم، ستّ آدہارن دھرم، مانو دھرم، فلسفہ نینہ کے اور کتنے ہی پرچوں میں سے کچھ کچھ حصے پڑھ کر سنائے یا اُن کا ذکر کر دیا اور بیان کیا کہ ان میں سے ضروری مضامین رپورٹ میں چھاپ دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد

اُوبھ اودیت ویدانت

کے متعلق مدراس کے پنڈت جی کے شاستری نے ایک فلاسفانہ مضمون پڑھا کہ جس سے مضمون نگار کی ہندو شاستروں کے متعلق وسیع واقفیت کا پتہ ملتا تھا۔ انہوں نے براہموں کو شل کنڈرگارٹن کی کھیل کے ظاہر کیا۔ اور فلسفہ کے شاستروں کے مطالعہ پر سب سے زیادہ زور دیا اُن کے بعد ایک اور مدراسی مسٹر سلاسوامی پہلے صاحب نے

شیو سدھانت

کے متعلق اپنا مضمون پڑھا۔ یہ مضمون بھی راقم کی ہندو شاستروں سے وسیع واقفیت کو ظاہر کرتا تھا۔ اور اسباب کے لئے خاص دلچسپی رکھتا تھا۔ کہ

راقم کے خیال میں وید دراصل کسی بھاشہ میں تھے اور پیچھے سنسکرت ہی میں کئے گئے ہیں۔ ان کے بعد احمد آباد کے ایک معزز سرکاری عہدے دار لالو بھائی پارسکھ کا لکھا ہوا مضمون بھیجا جا رہا کے جین جرت اور اُن کی تعلیم کے متعلق بمبئی کے ایک سرگرم پہجاچیۃ مسٹر لکھمیچند واس ناگرداس صاحب نے جو اس دہرم سنگھ کی ترقی میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں اور آیندہ سال کے لئے مستقل کمیٹی کے جائینٹ سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں پڑھا جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ بعض لوگوں کا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ پہجاچاریہ صاحب ایک ان پڑھ آدمی تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ سنسکرت کے ایک زبردست عالم اور وشنو دہرم کے پرجوش پرچارک تھے۔ اس کے سوائے۔

ویرشیو دھرم، وششٹا دویت اور رامانج وشنوازم

کے متعلق مضامین پڑھے جانے کی باری تھی۔ مگر وہ غالباً وقت کی تنگی کی وجہ سے چھوڑ دیئے گئے۔ اور کلکتہ کے پرجوش وشنو دہرم کے پرچارک بابو گریش چندر گھوش کا مضمون

وشنو دھرم

کے متعلق پڑھا گیا۔ یہ مضمون بنگالی میں تھا۔ اور اس میں چیتن کی بھگتی کا پرجوش الفاظ میں ذکر ہے۔ کونسا بنگالی دل ہے جو چیتن۔ کتھا سنے اور جوش کے ساتھ "ہری بول" کے نعرے بلند کرنے لگے۔ یہی حال اس مضمون کے پڑھتے وقت ہوا اور کئی بار ہال "ہری بول" کے نعروں سے گونج اُٹھا۔ مگر بعض فاضل اور محقق بنگالی صاحبان کا بیان تھا کہ اس مضمون میں کا مکی بابت قریباً ماردہ تھی اور جس سنتی نیشنل ازم یا جذبات کی اپیل بھری ہوئی تھی بجائے

مسیح کا نمونہ روحوں کو اپنی طرف لانے میں

بقیہ

یسوع کو ذرا غور کیجیے دریا کے کنارے جا رہا ہے۔ جہاں چند اشخاص بیٹھے مچھلی پکڑ رہے ہیں۔ اُن کو صرف یہ کہتا ہے کہ میرے پیچھے چلے آؤ۔ وہ سب کچھ چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے ہیں۔ اس روح کے پکڑنے کے واسطے یسوع میں ضرور بضرور کوئی نہ کوئی اوصاف ہونگے جس سے اس کو اس فن میں کاملیت تھی۔ آؤ ہم اس کے دستور پر غور کریں۔

(۱) وہ اپنے معجزات کو روحوں تک پہونچنے کے واسطے بطور ذریعہ کے استعمال کرتا تھا۔ تمام مہربانیاں اور رحمتیں جو کہ ہم پاک کلام میں پڑھتے ہیں محض ان اعلیٰ اور زیادہ روحانی منشاؤں کے پورا کرنے میں بطور تمہید یا مقدمہ کے تھیں۔

(۲) ہمدردی اور محبتی خواہ کہ انسان بھی ہمارے کو اس اعلیٰ کام کے بڑھانے کے واسطے کام دیسکتی ہے مہربانی دل کی کنجی ہے اور اس کھلے ہوئے دروازے میں سے نجات اندر داخل کی جاسکتی ہے۔ البتہ اس میں دو طرح کے خطروں کی جگہ ہے۔ ایک تو یہ کہ شاید مربیہ کرنے کی گرم جوشی میں اُلفت اور محبت میں سے حقیقی انسانی مہربانی کا جوہر زائل ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ دنیاوی فوائد کے حاصل کرنے والا شاید اس کے معاوضے کے طور اپنے محسن کو خوش کرنے کے واسطے ریاکاری سے صرف ظاہری دینداری کی صورت اختیار کرے۔

(۳) مناوی بھی ایک ایسا بھاری ذریعہ ہے جس کے باعث ہم روحوں کو بچا سکتے ہیں۔ اگر ہم اس مضمون کی طرف نظر ڈالیں تو ہم کو یہ صاف معلوم ہو جائیگا کہ اس کی مناوی کیسی دلکش پر وہ سچائی کو ہر طرح کی تمثیل اور تمثال کے دلفریب لباس میں ملبوس کر دیتا تھا۔ زمانہ حال میں بیشک مناد تو بہت ہیں لیکن شاذ و نادر ہی کوئی اپنی مناوی کو ویسے لباس یا پیرائے میں عوام الناس کے پیش کرتا ہے جس کے باعث صدہا لوگ اس زندہ حقیقت کی طرف پھر آتے ہیں۔

(۴) یسوع کے گفتگو کا طریق بھی ایسا تھا جس کے باعث عالم ششدر رہ جاتا تھا۔ ہم کو اس کی گفتگو سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح پر وہ لوگوں سے بات چیت کرتا اور طبعی طور پر گفتگو کے سلسلے کو امر مقصود کی طرف لیجاتا تھا جو ٹھیک اُن کی ضمیروں پر جا کے لگتی تھی۔ پس معلم کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ ایک دل نشین اور مستقیم خصلت رکھتا ہو۔ اگر ایسا ہے تو اس کو خاطر جمع ہونی چاہیے۔ کہ خدا کی برکت اُس کے ساتھ ساتھ جائیگی۔

اگر روحوں کے بچانے کا فن مشکل اور سخت جانکاہ و محنت طلب ہے تو اس کا انعام بھی اُسی کے موافق عمیق ہے۔ میں ایک کامل مصور کو جانتا ہوں جو جب کبھی کسی تصویر کے اتارنے میں اس حد تک پہونچتا جہاں اس امر کا فیصلہ ہوتا ہے کہ آیا مصور نے صرف ظاہری خط و خال ہی کا ٹھیک خاکہ اتارا ہے یا کہ اس شخص کی روح اور خصلت کا بھی تو اس کی حالت نہایت مضطرب اور بے قرار ہو جاتی تھی اور ہاتھ ملتا اور روتا تھا۔ مگر جب یہ حالت دور ہو جاتی اور اصلی صورت کا صحیح عکس صفحہ تصویر پر مجسم نظر آتا ہے تو وہ اسی قدر خوشی اور انبساط کے مارے بے قرار ہو جاتا۔ درحقیقت حسن و خوبی کی ایک صورت گویا نیستی سے نکل کر رفتہ رفتہ صفحہ تصویر پر منقش ہو کر ایک مستقل جسم اختیار کرتے دیکھنا ضرور ایک عجیب قسم کا ولولہ اور تحریک دل میں پیدا کرتی ہے۔ مگر اس کو اس نظارے سے کیا نسبت ہو سکتی ہے کہ ہم ایک روح کو موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہوتے دیکھیں کہ کس طرح وہ اپنے بازوؤں کو آہستہ طبعی جسمانی زندگی کے سخت اور بد صورت خول سے نکالتی اور عالم بقا کے نور و ضیا میں پھر پھرا کر اڑنے لگتی ہے۔

اے ناظرین دنیا میں اس سے بلند تر کوئی جذبات نہیں ہیں اعلیٰ عمارت کے انشان اور سندات میں جس کی اصل و تقریر آسمان میں ہے پس ہم سبھوں کو لازم اور مناسب ہے کہ ہم اُس روشن اور تجلی حقیقت کی طرف نظر کر کے روحوں کو اسی کی طرف لانے میں مستعدی سے کام کریں۔

الراقم رام لعل چوپڑہ سی۔ بی۔ بی اسکول۔ لودھیانہ

مژدہ

اگرچہ ازبلا تھابرن کالج لکھنؤ حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے مگر اس سال صدور نتیجہ امتحان بی۔ اے الہ آباد یونیورسٹی سے صاف ظاہر ہے کہ کالج مذکور اپنے حصول مدعا میں پایہ معراج کو پہونچ گیا یعنی اس سال چھ لڑکیاں کالج مذکور کی طرف سے امتحان میں شامل ہوئیں اور خدا باپ کی مہربانی سے سب کامیاب ہوگئیں۔ خداوند کریم سے دعا ہے کہ آئندہ بھی اس کالج کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا فرماوے۔ اور اس کی طالب علموں کو کالج کی لاج و شرم قائم رکھنے کی ہمت و حوصلہ بخشے من جملہ چھ لڑکیوں کے مس لگی اوپل بھی ہیں میں تہ دل سے اُن کی کامیابی پر ان کے والدین۔ بی۔ سی۔ اوپل و مسز اوپل مقیم رڑکی کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا باپ انکو بھی خوشی دیگر چار لڑکیوں کی کامیابی پر بھی عطا فرماوے۔

کیا یہ خوشی زنانہ مشن سکول لاہور وغیرہ کی لڑکیوں کی حوصلہ افزائی کا موجب نہیں ہے۔ راقم الحروف حقیر بی۔ اے شاہ مقیم رڑکی

دو ہندو عورتوں کے مقدمے کی حقیقت

ناظرین نور افشاں کو معلوم ہوگا کہ چند ہفتوں سے ہندو اخباروں میں دو ہندو مستورات کے مقدمے کا ذکر بڑی شد ومد سے کیا جاتا ہے جو کہ لودیانہ کے زنانہ مشن ہاسپٹل میں ایک ہندو عورت کے اچانک فوت ہو جانے کی بنا پر گورنمنٹ کی طرف سے قایم کیا گیا تھا۔ مگر افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ اس مقدمے نے مبالغے کی صورت میں بہت سے رنگ بدلے ہیں اور کسی اخبار نے بھی اس کی اصلی حقیقت کو پبلک کے آگے پیش نہیں کیا۔ اگر ان اخبارات کا وطیرہ یہی ہے تو وہ کس طرح ملک اور قوم کی بھلائی کر سکتے ہیں دودھ کو دودھ اور پانی کو پانی دکھلاتے ہوئے کون سی بات ان کی سد راہ ہے یا ورکسو وہی اخبارات ملک اور قوم کے لئے فائدہ مند ہو سکتے ہیں جو کہ تعصب سے خالی اور صداقت کے جویاں ہیں۔

آریہ گزٹ لاہور نے اس مقدمے کے نفرس میں ایک اہم غلطی کھائی ہے۔ اور پبلک کو زنانہ مشن ہاسپٹل لودیانہ کی طرف سے متنفر کرانے میں بہت کوشش کی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگاروں نے اس مقدمے کے بارے میں صحیح خبر نہیں دی بلکہ مبالغہ کر کے اڈیٹروں کو بھی مغالطے میں ڈال دیا ہے۔ چنانچہ اخبار پرکاش اور آریہ گزٹ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کی تمہید مقدمہ ہی غلط ہے یعنی وہ کہتے ہیں کہ اس مقدمے میں عیسائیوں نے خوب دلچسپی لی ہے۔ اور یہ مقدمہ عیسائیوں اور آریوں کے نام سے مشہور ہے۔ ان ہر دو فقرات پہ شوک وکلاک شرم۔ نہ تو اس مقدمے میں عیسائیوں نے کچھ دلچسپی لی۔ اور نہ ہی یہ مقدمہ عیسائیوں کے نام سے مشہور ہو سکتا ہے جہاں تک ہم کو معلوم ہے مشن احاطہ لودیانہ کے قریباً کسی عیسائی کو بھی معلوم نہیں کہ یہاں پر کوئی مقدمہ اس قسم کا ہو رہا ہے پھر کیا معنے کہ ایسا سیاہ جھوٹ بول کر پبلک کو مغالطے میں ڈالا جائے اور لودیانہ کی مسیحی کمیونٹی کو ناحق بدنام کیا جاوے البتہ اگر یوں کہا جاوے کہ یہ مقدمہ آریوں کے نام سے مشہور ہے تو ایک حد تک بالکل درست اور سچا ہے۔ کیونکہ اس مقدمے کی پیروی میں جو کوشش آریہ صاحبان کی طرف سے ہوئی وہ اظہر من الشمس ہے اور محتاج بیان نہیں۔ مگر عیسائیوں کے نام سے یہ مقدمہ بالکل نہیں پھبتا۔ کیونکہ عیسائیوں کی طرف سے نہ تو یہ مقدمہ کیا گیا اور نہ ہی اس مقدمے سے کسی عیسائی شخص کو تعلق ہے۔

اب میں اپنے ناظرین کی توجہ اصل حقیقت کی طرف مبذول کرتا ہوں۔ جس کو میں نے بذات خود مشن ہاسپٹل کی لیڈی ڈاکٹر صاحبہ سے ملکر اور اس مقدمے کے بارے میں گفتگو کر کے دریافت کی ہے

لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کا بیان ہے کہ مقدمے کی موجودہ صورت جو اخباروں میں دکھلائی جاتی ہے اصلی صورت نہیں ہے بلکہ محض مبالغہ ہے۔ میں نے کوئی الزام بہم دے دینے کا جانکی دیوی اور گنگا دیوی پر نہیں لگایا۔ اس کی حقیقت یوں ہے کہ جس مریضہ کے پاس دو جو ہمارے زیر علاج تھی، جانکی دیوی اور گنگا دیوی آتی تھیں وہ مریضہ ہمارے خیال میں رو بصحت تھی اور ہم کو اس کے اتنی جلد مر جانیکا مطلق خیال نہیں تھا۔ ایک دن جب کہ ہم اس کی مرہم پٹی کر چکے۔ تو وہ مریضہ چند منٹ کے بعد بے ہوش ہو گئی۔ اور اسی حالت میں بارہ گھنٹے کے بعد فوت ہو گئی۔ اس وقت گنگا دیوی۔ اور جانکی دیوی وہاں موجود تھیں۔ اس اتفاقیہ اور جلد تر موت کی تحقیق کرنے کے لئے ہم نے سول سرجن لودیانہ کو اسبات کی اطلاع دی۔ چونکہ ہم عموماً ایسی اتفاقیہ موت کے بارے میں سول سرجن صاحب سے دریافت کرتے ہیں۔ اس پر سول سرجن صاحب لودیانہ نے مرحومہ کا پوسٹ مارٹم کیا۔ اور مشکوک ہو کر مرحومہ کے معدے اور دل کو لاہور روانہ کیا۔ اور بعد تحقیقات کے کیمیکل ایگزامینر نے فیصلہ دیا کہ مرحومہ کو مدار کی قسم کا زہر دیا گیا ہے۔ اس پر پولیس نے اپنی قانونی کارروائی شروع کی اور ہر دو مستورات کو اپنی زیر حراست کر لیا۔ لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کہتی ہیں کہ مجھے ان مستورات کی گرفتاری کا بھی مطلق علم نہ تھا۔ اور جس وقت مجھے بطور گواہ کے عدالت میں طلب کیا گیا اس وقت مجھ پر یہ حال کھلا۔ مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ جانکی دیوی کون ہے اور اس نے کتنا روپیہ زنانہ سکول کے لئے دیا ہے۔ میں نے جو کچھ کیا وہ بالکل صاف نیتی سے کیا۔

اس کے بعد میں نے مس کوپر صاحبہ اور جانکی دیوی کے باہمی تنازعے کی نسبت پوچھا۔ جس پر لیڈی ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ مس کوپر صاحبہ کا کوئی جھگڑا جانکی دیوی کے ساتھ نہیں ہوا۔ البتہ ایک دفعہ جانکی دیوی نے مس کوپر صاحبہ سے کہا کہ بچے کو دودھ پلانے کی نہایت ہی مشکل ہے اور بچہ بیمار بھی رہتا ہے اس پر مس کوپر صاحبہ نے کہا کہ بچے کو ہاسپٹل میں لے آؤ یہاں پر وہ ماں کا دودھ بھی پی سکیگا اور اس کا علاج بھی ہوگا۔ مگر کوئی بچے کو ہاسپٹل میں نہیں لایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بچہ اندھا ہو گیا۔ شاید پبلک یہ سمجھے۔ کہ مس صاحبہ بچے کو لینا مانگتی ہیں۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔

مقدمہ ہذا کی جو کیفیت تھی اس کو میں نے ناظرین کے آگے پیش کر دیا ہے۔ جس پر اخباروں نے ناحق شور مچا رکھا ہے۔ اور خاصکر آریہ کمیونٹی۔ اس مقدمے کی فتح یابی پر نازاں ہو رہی ہے۔ اسبات سے تو بیشک۔ تمام پبلک خوش ہوگی کہ ہر دو مستورات مشکوک حالت سے بری ہو گئیں۔ مگر یہ کونسی دانائی

ہے کہ ایک حقیقت کا مذکی پہلو بنا کر ایک کمیونٹی کو بدنام کیا جاوے۔ مندرجہ بالا تحریر سے پبلک خود ہی عنانِ انصاف کو ہاتھ میں پکڑ سکتی اور سچ اور جھوٹ کو عقل کے ترازو میں تول سکتی ہے۔

الراقم ج۔ م۔ ت سیکرٹری کرسچن کمیونٹی لودیانہ۔

ضمیر

سب کو معلوم ہے کہ ضمیر سے کیا مراد ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس کی اصلیت اور اس کے خواص کی نسبت بہت سے سوالات کی گنجائش ہے۔ لیکن انکی یہاں پر چنداں ضرورت نہیں ہم سب اپنے تجربہ سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اندرونی خوشی اور قناعت کی حس جو کہ کسی کام کے درستی سے کرنے میں حاصل ہوتی ہے اور وہ بے چینی کی حالت جو کہ کسی کام کے خراب ہونے سے وقوع میں آتی ہے ضمیر کہلاتی ہے اور اگر اس کی ضروریات کے ترقی دینے میں توجہ دیجاوے تو یہ زیادہ روشنی حاصل کر سکتی ہے

ضمیر کی دو خاصیتیں ہیں۔

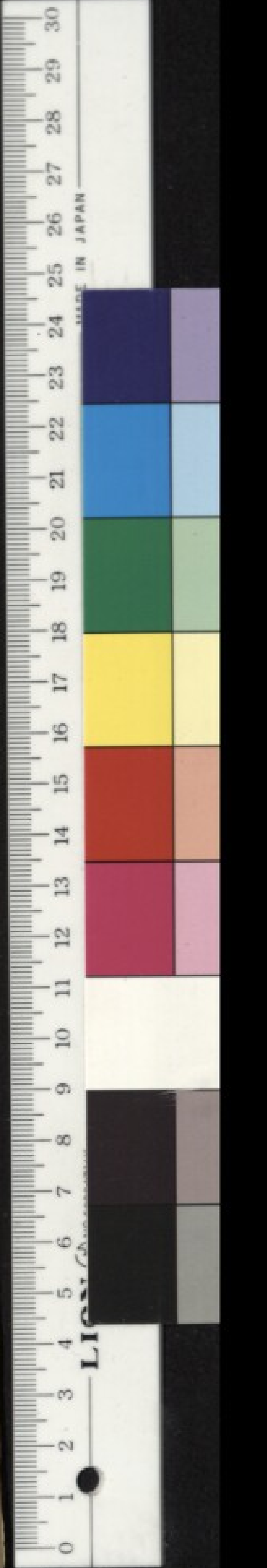
(۱) ضمیر خدا کی آواز ہے جو کہ انسانی روح میں ہوکر بولتی ہے۔ جبکہ ہمارے خیالات نفرتی چیزوں اور بدی کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ تو ضمیر عین وقت پر ہم کو آگاہ کرتی اور خدا کے اخلاقی قانون کی موجودگی کا پتہ دیتی اور اس کے توڑنے سے ہم کو بچاتی ہے۔ ہمیں خدا کا نہایت شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے باوجود ہمارے گناہوں اور برائیوں کے اس پاک خصلت کو ہم میں موجود رکھا ہے لازم ہے کہ ہم اپنے تئیں فریب نہ دویں۔ اور نہ سمجھیں کہ ہم بے گناہ ہیں۔ کیونکہ ضمیر ان قوانین کو جن کو ہم نے توڑا ہے ہم پر روشن کرتی ہے۔ پس اگر ضمیر کا کام آدمی کو روحانی روشنی بخشنا ہے۔ تو اس شخص کی حالت کیسی افسوسناک ہے جس کی ضمیر مردہ ہے وہ شخص خود تو گمراہ ہوگیا لیکن وہ اپنے ہمسایوں اور پڑوسیوں کے لئے نہایت ہی برا نمونہ ہے۔

کچھ عرصہ ہوا کہ ایک نہایت تیز رفتار گاڑی نیویارک شہر سے فلیڈلفیا کو روانہ ہوئی یہ گاڑی مسافروں سے بالکل پُر تھی۔ اور جب فلیڈلفیا کے قریب پہنچی تو چاہئے تھا کہ اس کی رفتار بہت کم ہو جاتی۔ لیکن وہ ویسی ہی ہوا سے باتیں کرتی نہایت تیزی سے آگے ہی آگے چلی گئی۔ یہ دیکھ کر فائرمین گھبرا گیا اور سبب دریافت کرنے سے اُسے معلوم ہوا کہ ڈرائیور گاڑی چلانے اور روکنے کی کل پر ہاتھ رکھے بے حس و حرکت بیٹھا تھا۔ حقیقت یہ تھی کہ ڈرائیور کسی قلبی بیماری سے مر گیا تھا۔ فائرمین نے فوراً گاڑی کو روک لیا اور کوئی حادثہ وقوع میں نہ آیا۔ اب سب کہیں گے کہ ایسی تیز رفتار گاڑی پر مردہ ڈرائیور کا ہونا بہت ہی خطرناک ہے۔ لیکن کیا وہ بدکار آدمی جو اپنے ضمیر کی نہیں سنتا۔ یا یوں کہیں کہ جب کا ضمیر مردہ ڈرائیور کی مانند بے اختیار ہو گیا ہے۔ اس سے بھی زیادہ خطرناک نہیں۔ ایسے آدمی کے چال چلن کا کچھ ٹھکانا نہیں ہے۔

اب اے عزیز پڑھنے والے کیا آپ کا ضمیر زندہ ہے یا مردہ؟ آپ اس سوال کا جواب نہایت دیانتداری سے خدائے عالم الغیب کے حضور میں دیویں۔

(۲) ضمیر ان اشخاص کو جو کہ اُس کی آگاہ کرنے والی آواز کی پرواہ نہیں کرتے کس طور پر سزا دیتی ہے؟ ۔ اس کا جواب نہایت ہی مختصر اور صاف ہے۔ کہ وہ خاموش ہو جاتی اور ان سے مطلق نہیں بولتی ہے ہم اپنے روزمرہ کے تجربے سے دیکھتے ہیں۔ کہ جب کوئی دوست ہم کو نیک صلاح دیتا اور ہم اُس کی باتوں کو خیال میں نہیں لاتے۔ تو وہ آخرکار خاموش ہو جاتا ہے ٹھیک یہی حالت ضمیر کی ہے۔ آپ نے اس جہاز کی بابت سنا ہوگا جو کہ پانی کی سطح کے نیچے چلتا ہے۔ اس جہاز کا انجن موٹر کار کے انجن کی مانند ہوتا ہے اور گسولین نامے ایک بڑی خطرناک گیس سے چلایا جاتا ہے۔ اگر یہ گیس تھوڑی سی بھی خارج ہو جاوے تو سب باتوں کا اندیشہ ہے کہ سارے جہاز اور ان سب کو جو اس میں ہیں ہلاک کر دیوے لیکن یہ معلوم کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے سفید چوہوں کو سونگھنے کی ایسی طاقت دی ہے کہ اس گیس کی خفیف سے خفیف مقدار کے خارج ہونے کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ اسلئے ہر ایک ایسے جہاز کے ساتھ دو چوہے رکھے جاتے ہیں اور جب یہ گیس خارج ہونے لگتی ہے تو وہ بہت ہی پریشان حالت اور بے چین ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک ملاح نے نیو ہیون بندرگاہ کے پاس ان چوہوں کو نہایت تکلیف اور بے چینی کی حالت میں دیکھا اور فوراً جہاز کے کپتان کو خبر دی جب کپتان نے چوہوں کی یہ حالت دیکھی تو فوراً جہاز کو سطح سمندر پر لے آیا۔ اور بے خوف و خطر بندرگاہ میں پہونچ گیا اگر چوہوں کی آگاہی کی کچھ پرواہ نہ کی جاتی تو اس کا انجام کیا ہوتا؟ سب کے سب تھوڑی دیر میں ہلاک ہو جاتے ہماری ضمیر کی بھی یہی حالت ہے اگر ہم اس کی آگاہی بخشنے والی آواز کو خیال میں نہ لاویں تو وہ خاموش ہو جائیگی اور ہم خدا اور حق کی پہچان سے بھٹک جائیں گے۔

آپ سب کے سب یسوع مسیح کے نام سے واقف ہیں اور آپ کا دل گناہ کی وجہ سے بے چین ہے اور ضمیر آپکو آگاہ کرتی اور جتلاتی ہے کہ آپ کو اس کی پیروی کرنا۔ اور مسیح پر ایمان لانا چاہئے۔ خبردار مبادا آپ اس آواز کی نافرمانبرداری کریں۔ خداوند اس دنیا میں آیا ہے۔ تاکہ آپ کو گناہوں کی معافی باطنی توانائی اور سلامتی بخشے اور آپ کا نجات دہندہ ہووے۔ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے اور آپ کا فرض ہے کہ آپ اس کی فرمانبرداری کریں اور اس سے محبت رکھیں آپ اکثر ذہنی مشکلات کو اپنی ضمیر کی تسلی کا بہانہ بناتے ہیں اور خداوند یسوع مسیح پر ایمان نہیں لاتے۔ لیکن آپ کی



ضمیر اسباب کو آپ پر روشن کرتی ہے کہ آپ کو نہ صرف انکی پیروی کرنا بلکہ اپنے ایمان کا لوگوں کے سامنے اقرار کرنا ہے خواہ اس میں آپ کے سامنے کیسی ہی مشکل پیش کیوں نہ آوے پس سوال لازم ہے کہ کیا آپ ایسا کریں گے یا نہیں؟ آپ پر لازم وواجب ہو کہ آج ہی ایمان لاویں۔

لیکن شاید آپ کہیں کہ ہم کو یسوع مسیح کی بابت کچھ علم نہیں تو ہم اُس کی فرمانبرداری کیونکر کرسکتے ہیں۔ لیکن میں اس کا جواب دیتا ہوں کہ یسوع مسیح دنیا میں سب سے بڑا اخلاقی قوت ہے اور ہر ایک تعلیم یافتہ شخص کا یہ فرض ہو کہ اُس کی زندگی اور تعلیم سے واقفیت پیدا کرے۔ آپکو چاہیے کہ آپ ضمیر کی ہدایت کے موافق یسوع مسیح کی زندگی کا مطالعہ کریں۔ اگر آپ چاہیں تو بمبئی میں بائبل سوسائٹی کے سکرٹری کو کلیا وی روڈ کے پتہ پر لکھکر انگریزی میں انجیل مقدس دو پیسے کو منگوا سکتے ہیں اور مرہٹی گجراتی اور کسی ہندوستانی زبان میں چاہیں تو ایک پیسہ کو ملسکتی ہے۔ (مقصود لوک دو پیسے) جس کے مطالعہ سے آپ کو خاطر خواہ مسیح کی زندگی اور اُس کی تعلیم سے واقفیت ہو جاویگی۔

اور اگر آپکو کوئی مشکل پیش آوے یا کوئی سوال پیش آوے یا کوئی سوال پوچھنا ہو تو آپ کسی پادری صاحب سے دریافت کرسکتے ہیں جو کہ بڑی خوشی سے آپ کی مدد کریں گے یا اگر آپ یہ نہ چاہیں تو بمبئی کے وائی ایم سی اے کے سکرٹری کو ایک خط لکھیں۔ آپ اس کام کے کرنے میں ذرا بھی پس وپیش نہ کریں۔ جبکہ ضمیر آپکو اس کام کے کرنے پر مجبور کر رہی ہے تو کیا آپ اس کو آج ہی نہ کریں گے۔

گینڈا امیس پیفک کا ایک دخانی جہاز بیورپول سے آ رہا تھا متصل سنٹجن ایک برفانی چٹان سے ٹکرایا اس زور سے ٹکر ہوئی کہ دخانی جہاز کی پیشانی اندر کو دھنس گئی ایک ہزار مسافر اس پر سوار تھے۔

بسٹن ریوایول

بسٹن میں ایک بڑی بھاری ریوایول ہو رہی ہے جس کا بیان الفاظ میں اد کرنا ناممکن ہے۔ گذشتہ کئی ماہ سے خدا اس بڑے کام کی تیاری کر رہا تھا کیونکہ ایک بڑی اور عجیب دلی خواہش پیدا ہو رہی تھی۔ اور بہت لوگ اپنے گناہوں سے پچھتا رہے تھے۔ خادمان دین اور کارندے دونوں ملکر یہ چاہتے تھے کہ خدا کا زور اور بازو امداد کے لئے اٹھے اور روحانی بیداری سے کلیسیا جگائی جاوے اور تمام سسٹم کی برائی کلیسیا سے صاف ہو جاوے اور خدا کی کلیسیا، بے ایمان محض عقل کی پیروی سے دنیا داری گناہ کی غلاظت سے بالکل دور ہو جاوے۔ اسلئے تجویز ہوئی کہ ایسی میٹنگ پر زور دیا جاوے جس کی ہدایت پاک روح سے چاہی جاوے۔ ۱۵۰ کلیسیاؤں سے زیادہ اس میں متفق ہو کر شامل ہو گئیں۔ مختلف قسم کے فرقوں کی تمیز بھولائی گئی شہر بسٹن میں ایک لاکھ سے زیادہ باشندے ہیں ۲۵ کلیسیاؤں کا مجمع جمع ہوا۔ ڈاکٹر چیپمین اور مسٹر الکزنڈر صاحب بمعہ اپنے ۹۰ کارندوں کے آگئے ان میں گانے والے اور واعظ تھے جو روح سے بھرپور تھے۔

یہ بڑا ہجوم ماہ جنوری کے ۲۶ تاریخ کو فراہم ہوا اور شروع ہی سے خدا کی بڑی قدرت نے کام کیا۔ اور اس وقت سے روحانی برکتوں کی لہریں ۲۵ حلاقوں میں بڑے زور سے بہہ رہی ہیں۔ اور آخر کار ان لہروں سے روحانی نعمتوں کی ایک بھاری بحری ندی بن گئی ہے جس کی شہرت دیر تک ہماری عشق کی تواریخ میں بطور یادگار کے رہیگی سینکڑوں بلکہ ہزاروں آدمی لاکھ پتیوں سے لیکر نہایت ادنےٰ لوگوں تک کا شمار ہو گیا تھا۔ شہر اور اُس کے ارد گرد کے علاقے اس کے عجیب اثر سے موثر ہو گئے تھے آجکل بسٹن کا حال کلوری کا سا ہو رہا ہے۔ یہ نئی اور نئی تھیولاجی کو ایک گونہ جنبش ہو رہی ہے اور بڑی ضرب پہونچ رہی ہے۔ ہر روز یونی ورسٹی مل گئی ہے تعلیم یافتہ اور کلچر روز اہل بسٹن مسیح مصلوب کی فتح منا رہے ہیں۔ اور بہت سے ایسے بڑے بڑے لوگ اس کے قدموں کے پاس آ رہے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ ہم ایک نئی خدمت کیلئے تیار کئے جاتے ہیں اور ایک نئی کلیسیا کی بنیاد شروع ہونے والی ہے اور ایک ریفرمیشن کا کام ہونے والا ہے جس کی تاثیر خداوند کی دوسری آمد تک برقرار رہیگی۔

اندازہ کیا گیا ہے کہ ۲۵۰۰۰ اقراری ہیں

ایک دوسرا دوست جو اب بسٹن میں رہتا ہے پر اس سے پیشتر ہندوستان میں دوسری جگہ بمقامات رہ چکا ذیل بیان لکھتا ہے۔

"ڈاکٹر چیپمین گناہ کے مضمون پر وعظ کرتے ہیں ان کا دوسرا مضمون یسوع مسیح بزرگ نجات دہندہ کی بابت ہے اور یہ پیغام تمام بسٹن میں پہونچ رہا ہے ہمارے مسیحیوں میں خود انکاری اور خدا کے کام کے لئے تصدق کبھی پیدا نہ ہوگا جبتک کہ شکر گزاری کا خاص کام محبت کی آمیزش کے ساتھ انجام نہ پاوے اور بزرگ نجات دہندہ کی کوئی نہ جانیگا جبتک ہم اُس کو گناہ سے چھڑانے والا طاقت ور نہ دکھلاویں۔ ہمارے فارن مشنری ورک کی اقبال مندی کی کچھ اُمید نہیں ہے۔ جبتک کہ مسیحی خود گناہ کی حقیقت سے واقف نہ ہوں"۔

ڈاکٹر بارگز کا خط کا اختصار۔

گورنر بمبئی نے حکم دیا ہے کہ ابتدائی مدارس کے طلبا کو کتابیں اور سلیٹیں مفت دیجایا کریں۔

شریف بی بی نامے ایک ماہوار رسالہ اڈیٹر پیسہ اخبار کی زیر نگرانی ماہ جولائی سے شائع ہوگا۔ یہ مستورات کے فائدے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔

انتخاب الاخبارات

مذہبی جوش آریوں نے ہوشیارپور میں چند ایک کبیر پنتھیوں کو شدھ کر لیا تھا۔ اُس پر بڑلنگ ہندو ناراض ہوگئے اور مخالفت کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے اب آریہ سماج ہوشیارپور نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ ضلع ہوشیارپور کے تمام کبیر پنتھیوں کو جنکا شمار پچاس ہزار بتایا جاتا ہے شدھ کریں گے اور ان سب کو ویدک دہرم میں لے آویں گے گویا ایسا کرنے کا بیڑا ان لوگوں نے اب اٹھایا ہے۔

فحش اور گندے اشتہار یہ خبر مسرت بخش ہو کہ اب ہمارے لائق معاصرین اپنی ذمہ داری کو سمجھنے لگے ہیں اور اپنے اخبارات میں گندے اور فحش اشتہاروں کے چھاپے جانے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے ہیں اور اپنے مالی نقصان کو اس کے مقابلے میں برداشت کرنا پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ جو نقصانات ایسے اشتہاروں سے لوگوں کو پہونچتے ہیں اُن کا بیان کرنا بھی دشوار ہے۔ کاشکہ تمام معاصرین اس نیک کام میں متفق ہو جاویں اور قطعی اس برائی کا انسداد ہو جاوے۔

اندھوں کا سلسلہ چین کے شہر کانٹن میں ۳۰ یا ۴۰ اندھوں کی جماعت ایک دوسرے کا کاندھا پکڑے ہوئے سیر کرتی نظر آئی ہے۔ خدا کی شان ہے کہ اس ملک میں اس کثرت سے اندھے ہوتے ہیں اور ان کا عجیب اتفاق ہے۔ ہم اندھوں کو ایک جگہ قطار میں دیکھنے سے خدا کی عجیب قدرت نظر آتی ہے۔

شراب کی سزا کسیا علاقہ خاندیش کے بھنگیوں نے شراب کے خلاف ایک نہایت عمدہ تنظیم قایم کی ہے ان کی پنچایت نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ برادری کا جو شخص مخمور دیکھا جائیگا اُس کو ہر ایسے قصور کے لئے ایک پائی جرمانہ ادا کرنا پڑیگا اور نیز بحکم پنچایت اس کی بیوی بچوں کے روبرو اس کو جوتے ماریگی

عمر کی درازی کا نسخہ لندن کا اخبار لینسٹ لکھتا ہے کہ ایک جرمن محقق بہت سے واقعات پر غور کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہونچا ہے کہ خوشی سے انسان کی عمر دراز ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ مسئلہ کہ غم سے عمر گھٹتی اور خوشی سے بڑھتی ہے کسی بیان کا محتاج نہیں۔ مگر دنیا میں بہت کم لوگ ہونگے جو اس پر عمل کرتے ہونگے اور بشاشت کو اپنا اعلیٰ فرض خیال کرتے ہوں۔

آٹا چور کلکتہ میں ایک شخص کو قریب سیر بھر آٹا چرانے کے لئے چار سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ اسکا نام کاسیداس جالبہ ہے یہ بیرک پور کا ایک چھٹا ہوا بدمعاش ہے میعاد قید بھگت کر علی پور جیل سے چھوٹا تھا کہ ایک دوکان سے سیر بھر آٹا چرایا۔ گرفتار ہونے پر سیشن سپرد کیا گیا۔ اور سزا پائی۔

فرانس میں زلزلہ جنوبی فرانس میں پچھلے ہفتے رات کے وقت خوفناک زلزلہ آیا ایک شہر میں ایک مکان گرا ۴۰ آدمی ہلاک ہوئے مارسیلیز میں لوگ گھروں سے بھاگ گئے اور رات میدان میں گزاری۔ چاروں طرف سے خوف و خطر تھا۔ کینس و نائس اور بہت سے قصبات میں بھی سخت نقصان ہوا۔ اور ورکشن ٹوٹ گئے سینکڑوں مکان مسمار ہوئے۔ ایک چھوٹی پہاڑی گرنے سے بہت سے گاؤں برباد ہوئے افسوس

نیویارک کے عجائبات ایک فرانسیسی اخبار نے اضلاع متحدہ کی نسبت لکھا ہے کہ نیویارک میں ہر رفتہ سیکنڈ چار آدمی داخل ہوتے ہیں ہر ۲۲ سیکنڈ میں ایک تارک وطن داخل ہوتا ہے ہر ۷۵ سیکنڈ پر کوئی ٹرین پہونچتی ہے۔ ہر تیسری منٹ میں ایک آدمی گرفتار ہوجاتا ہے ہر چھٹے منٹ میں ایک بچہ پیدا ہوجاتا۔ ہر ۷ منٹ میں کوئی مرجاتا ہے ہر تیس منٹ کے بعد ایک شادی ہوتی ہے۔ ہر آٹھویں گھنٹے کسی عورت کو طلاق دیجاتی ہے۔ ہر ۴۸ منٹ پر آگ لگی رہتی ہے۔ یا کوئی اخبار روانہ ہوتا ہے یا کسی عمارت کی بنیاد رکھی جاتی ہے ہر دو گھنٹے کے بعد کوئی مہلک حادثہ ہوتا ہے۔ ہر دس گھنٹے کے بعد خودکشی کی واردات وقوع میں آتی ہے۔

طالب علم کا خط قیصر کے نام قیصر جرمنی کہاں تک اپنے ملک اور اپنی قوم کی بہبودی و ترقی میں کوشاں ہے اور کسقدر دلچسپی پبلک کاموں میں لیتا ہے اور اہل ملک کے دلوں میں اس کے متعلق کیا جذبات جوش زن ہیں ذیل کے خط سے ظاہر ہو جائیگا جو جنگن پبلک اسکول کے ایک طالب علم نے قیصر جرمن کے نام بھیجا تھا جس وقت وہ دورے میں تھے۔

بہت ہی معزز قیصر

اسکول میں اکثر میں نے آپ کی مہربانی اور خوش مزاجی کا حال سنا ہے۔ اسباب نے مجھ کو جرات دلائی ہے کہ میں آپ کی خدمت میں یہ عریضہ پیش کروں۔ میں چاہتا ہوں کہ معلم ہوں لیکن میری ماں بیوہ ہے۔ اور اس کو ۹ بچوں کی پرورش کرنی پڑتی ہے۔ تین ان میں سے لوگوں کے گھروں میں ملازم ہیں اُن کی خدمت کرتے ہیں وہ اپنی تنخواہ میں سے میرا خرچ ادا کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ کافی نہیں اسلئے عزت نشان ہز قیصر صاحب خاکسار

حضور سے التماس کرتا ہے کہ میری امداد فرماویں کہ میں معلم بنجاؤں۔ میں حضور اور شاہی خاندان کے کل ممبروں کی خدمت میں خوشی آمدید عرض کرتا ہوں"۔

ایک ہفتہ بعد قیصر نے ۲۰ پونڈ، شلنگ اُس کی امدادی فنڈ کے لئے بھیجا۔

ایک مغویانہ تصنیف کا مقدمہ | بنگال کے ہری یادو

چترجی وپیدا اناتھ بھٹاچاریہ اور ابناش چودہری بوس اُن چہرچیون جگتا نامی مغویانہ کتاب کے مصنف پرنٹر اور پبلشر کا مقدمہ مسٹر متھارن چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کی عدالت میں سماعت کے لئے پیش ہوا ہر سہ ملزموں نے پمفلٹ مذکور جو ایک ڈراما کی شکل میں شائع ہوا تھا کی تصنیف اور اشاعت کا اقبال کرلیا۔ اور ساتھ ہی اپنے اس قصور کے لئے معافی نامہ پیش کرتے ہوئے اقرار کیا کہ آئندہ اس قسم کی اشاعت کے جرم کے مرتکب نہ ہونگے۔ اور نیز گورنمنٹ سے درخواست کی کہ ڈراما مذکور کی جس قدر کاپیاں اُن کے پاس ہیں وہ حوالہ گورنمنٹ کرنے کو تیار ہیں اس پر مسٹر متھارن نے ہر سہ ملزموں کو دس دس روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور حکم دیا کہ اس مغویانہ پمفلٹ کے علاوہ جس قدر کتابیں ضبط کی گئی تھیں وہ سب ملزموں کو واپس کردی جاویں۔

ایک مرہٹہ برہمن کی گرفتاری | گزشتہ منگلوار کو ایک بیس

سالہ مرہٹہ برہمن نوجوان کلیان ریلوے سٹیشن پر بلٹ ٹکٹ کے سفر کرتا ہوا گرفتار کیا گیا۔ جب کلکتہ میل ریلوے سٹیشن کلیان پر پہونچی تو ٹکٹ کلکٹر نے ہری وشنو کو بغیر ٹکٹ کے پایا۔ اس سے پوچھا گیا کہ ٹکٹ کہاں ہے مگر کسی تسلی بخش جواب نہ ملا۔ اور جب اُسے گاڑی سے اُتار کر بکنگ آفس میں لایا گیا۔ اور کرایہ طلب کیا گیا تو اُس کے پاس سوا ایک سٹیل ٹرنک کے اور کچھ نہ نکلا۔ سپاہی نے دریافت کیا کہ اس میں کیا ہے ہری وشنو نے جواب دیا کہ اس میں میرے کچھ کپڑے اور دیگر چیزیں ہیں۔ مگر اس جواب سے سپاہی کی تسلی نہ ہوئی۔ اُس نے اُس سے چابی طلب کی جس پر اُس نے جواب دیا کہ چابی میرے پاس نہیں ہے دوست کے پاس ہے جو بمبئی پہونچ گیا ہے۔ اس جواب پر پولس نے صندوق کا تالہ توڑ دیا اور صندوق میں سے بم بنانے کا مصالحہ کی کچھ شیشیاں اور پگھلانے والے کچھ اوزار برآمد ہوئے۔ پولس نے تمام اشیا اپنے قبضے میں کرلیں اور اسے گرفتار کرکے بمبئی لایا گیا دیکھیں حقیقت کیا کھلتی ہے۔

اسباب جرائم | جرائم کی سالانہ رپورٹوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا

ہے کہ اُن کی ترقی روزافزوں ہے اس کا سبب زیادہ تر قحط اور روزگار کا عنقا ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ درحقیقت یہی دو اسباب زبردست اور بہت ہی زبردست ہیں ان کے سوا ایک اور تیسرا سبب ہے اور اخلاقی پہلو دیکھتے ہوئے وہ ان دونوں سے زیادہ زبردست نظر آتا ہے۔ عام مقولہ ہے کہ فساد کا گھر چار چیزیں ہیں یعنے زر، زمین، زور اور زن۔ ہم عرصہ ہوا کہ ہندوستان سے رخصت ہوگیا۔ زمین نے پیداوار سے جواب دیدیا فاقہ کشیوں کے سبب سے فاقہ کشوں کے جسم میں زور ہونا مشکل ہے زن (عورت) البتہ باقی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ صدہا شریف اس کے فساد میں مبتلا ہوکر افعال ناشائستہ کے مرتکب ہوکر جیل کی ہوا کھاتے ہیں کہ اُن کو زر مطلوب ہوتا ہے اور اس کے حاصل کرنے کے واسطے طرح طرح کے ناجائز وسیلے تلاش ہوتے ہیں ان میں ۹۰ فیصدی وہ ہیں کہ اُنکا چال وچلن طوائفوں کے مکروفریب سے خراب ہوگیا ہے اور یہ لوگ رنڈیوں کے دام گیسو کا شکار ہوکر ان کی چال بازیوں سے اپنا اور اپنے آباؤ اجداد کا اندوختہ طلب کرکے اُن کی فرمائشات پوری کرنے کے واسطے قماربازی، چوری وغیرہ جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں اور حد سے بڑھ جانے پر اس کی نوبت قتل انسان تک پہونچتی ہے۔ اگر اس مخرب اخلاق تباہ کن خاندان شرفا کے پیشہ کا تدارک کیا جاوے یقین ہے کہ جرائم میں بہت کمی ہوجاویگی۔ اور ہزار ہا شریف خاندان برباد ہونے سے امن میں رہ کر قوم کی ترقی کا باعث ہونگے۔

سرکار کی عدم توجہی یا دوسرے لفظوں میں آزادگی سے ان کی رہائش ایسے موقعوں پر ہوتی ہے جو اس قصبے اور شہر میں سب سے بڑی رونق کا مرکز ہوتا ہے۔ ضروریات کے ارتفاع اور تفریح کے اوقات میں ہمارے ہونہار پودوں کی نظر ہمیشہ ان کے منحوس سنگار کئے ہوئے چہرے اور لباس پر پڑتی ہے اور اس کشش سے جو قدرت نے مرد اور عورت کے درمیان رکھی ہے وہ اسکا شکار ہوتے ہیں اور تھوڑے بہت عرصے میں اس درجے کو پہونچ جاتے ہیں جنکا ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں۔ ہمارا ارادہ اس ٹاپک پر آئندہ ہفتہ میں ایک بسیط مضمون لکھنے کا ہے جس میں ثابت کیا جاویگا کہ جرائم کی کثرت اس ناپاک بازاری فرقہ کی وجہ سے ہے۔ ہم کو اُمید ہے کہ ہمارے دیگر معاصرین بھی اس مضمون پر خامہ فرسائی کرکے گورنمنٹ کو توجہ دلائینگے

(اخبار تاجر دہلی)

بمبئی میں ایک جین بورڈنگ ہوس بنانیکو گوکل بھائی مولچند دو لاکھ روپے دے گئے ہیں۔

لاہور کے بار یسٹر خان بہادر محمد شفیع صاحب کونسل آئین پنجاب کے آنریبل ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

گلدستۂ اخبار

قسطنطنیہ کے فوجی عدالت سلطان سابق کے خاص خاص مقرب آدمیوں کی نسبت حکم دیا ہے کہ اُن کے خطابات اور تمغے چھین لئے جاویں۔ اور وہ پانچ سال کے لئے مختلف جزیروں کو جلاوطن کئے جائیں۔ ان میں سابق امیر البحر حسن رامی اور سابق گورنر حجاز احمد راتب بھی شامل ہے۔

قسطنطنیہ کی فوجی عدالت کے حکم سے مصر کے مشہور اخبار "المویّد" کا داخلہ دارالخلافت عثمانیہ میں بند کیا گیا ہے۔

سٹیشن مردان اور نگئی کے درمیان ۲۳ جون کو ایک عورت نے جو نہ معلوم کس وجہ سے اپنی زندگی سے بیزار ہوکر ریل کے نیچے پڑکر جان دیدی۔ اُس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے اور بہ مشکل پہچانی گئی وہ قریب کے ایک موضع کے رہنے والی تھی۔

موضع کشۂ تحصیل صوابی میں ایک واقعہ ۱۱ جون کو ہوا کہ دو تین عورتیں مٹی کھودنے کے لئے گاؤں سے باہر گئیں اُن میں سے ایک عورت ایک بڑے کھوہ کے نیچے کھڑی ہوئی مٹی نکال رہی تھی کہ یکایک اوپر سے مٹی کا ڈھیر آپڑا۔ اور وہ اُس کے نیچے دب گئی اور فوراً مر گئی۔ اور دو عورتیں دوسری جگہ تھیں اسلئے وہ بچ گئیں۔ اور جب کھود کر لاش نکالی گئی تو وہ ایسی کچلی ہوئی تھی کہ مشکل سے پہچانی جاتی تھی۔

لارڈ کچنر کی ایک یادگار کلکتہ میں قائم کریں گے آپکا بت گھوڑے پر سوار کیا جاویگا۔

بوشہر (ایران) میں تنگستانیوں نے بغیر غور مچایا۔ سید مرتضیٰ سرغنہ جنگی جہاز میں قید کیا گیا ہے افسوس کہ مشہد میں بھی امن عامہ کی حالت بہت خراب ہے شاہی رعب کمزور ہے۔ انتظام برہم اور رعایا پریشان ہے۔

ٹرکی میں یونانی لوگ مخالفانہ سازش کے لئے خفیہ طور سے رفلیں جمع کر رہے ہیں۔

اشتہارات

ضرورت

ایک تجربہ کار عورت کی جو دائی اور کمپونڈری کا کام جانتی ہو۔ دیہاتی ڈسپنسری کے لئے ضرورت ہے۔ اردو کی لیاقت ضرور ہونی چاہئے۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ این آئی۔ ایس۔ ایم سی۔ ڈبلیو کے سند یافتہ کو ترجیح دیجائے گی۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

مس ڈی۔ ریچرڈسن۔ ایم۔ ڈی۔ ویسلین مشن ہسپتال مدک۔ حیدرآباد دکن۔

ضرورت

ایک اینگلو ورنیکولر ہندی بائز سکول کیلئے ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ انٹرنس پاس کو ترجیح دیجائے گی تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ درخواستیں معہ اسناد پتہ ذیل پر ہونی چاہئیں۔

مس۔ ای۔ ایچ۔ گارڈن۔ مینا بھی بی

ضرورت

ایک نیک چلن میٹرن کی جو لڑکیوں کے ساتھ رہے اسکول کو ضرورت ہے۔ مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت دریافت کریں۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

مس ایم سی۔ سلیم۔ اے بی مشن جگراؤں۔ پنجاب

۴ ضرورت ۳

ایک لائق بائبل وومن کی ضلع میں کام کرنے کے لئے ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ اسناد پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ مسیس ایس۔ ایم۔ ویری جگراؤں پنجاب۔

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

مشن سکول کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جس نے بی اے یا ایم اے اور نیز پنجاب کی ایس اے وی حاصل کیا ہو اور کم سے کم ایک سال تک ملازمت کی ہو تنخواہ شروع میں سو سے ایک سو بیس روپیہ ماہوار درخواستیں معہ اسناد ایڈیٹر نورافشاں کے نام آنی چاہئیں۔

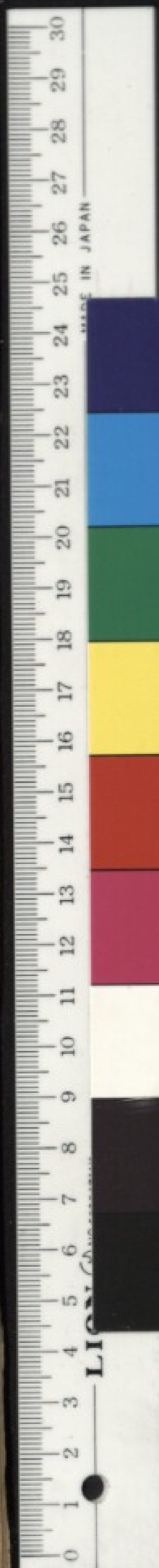
جناب اڈیٹر صاحب

تسلیم۔ براہ نوازش مضمون ذیل کو اخبار گوہر بار کے گوشۂ ذیل درج فرما کر بندہ کو ممنون و مشکور فرمائیں

افسوس ہے کہ پنڈت شیو نند صاحب تحصیلدار عرصہ ساڑھے سات سال کے بعد لودیانہ سے تبدیل ہوکر نورپور تشریف لیگئے اس عرصہ میں وہ بڑے نیک نام رہے بڑی خوشی کی بات ہے کہ ان کے جانشین منشی محبوب بخش صاحب جو ہوشیارپور سے تشریف لائے ہیں بڑے بیدار مغز محنتی۔ انصاف پسند اور ہر دلعزیز حاکم ہیں ہم دست بدعا ہیں کہ عرصہ دراز تک ایسے نیک نیت حاکم کا سایہ ساکنان ضلع لودیانہ پر پرتو افگن رہے فقط ۳ جون ۱۹۰۹ء۔

نیازمند

ماسٹر راولہ اشن



لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

صرف مہر خرچنا بات ہی کیا ہے۔ دیکھو گرمی کا قیام ہوا اور ساتھ ہی جگہ بجگہ ہیضہ ہونا بھی ناممکن ہے اسلئے وقت ہو کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور گھر میں ڈال رکھے یہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا تیار کردہ **اصل عرق کافور** ۲۲ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضہ کا اکسیر علاج ہے سنہ ۱۹۰۰ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سرٹیفکیٹ کے موجود ہیں مسنگار ول سے بچئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۸ محصول کہئے ہم شیشی نمونہ امتحاناً **بلا قیمت دیا جاتا ہے** ضرور آزمائیے اگر آپ بلا قیمت اس کا نمونہ لے کر دیکھنا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو پیسہ ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں اس خوردہ فروش کے نام و پتہ صاف طور پر لکھ دیجئے۔ پتہ مقام ڈاکخانہ ضلع لکھئے گا۔

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۷ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبروں نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے

رپورٹ نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) میں

مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر بے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے اسکول بلا محصول عہ معہ محصول ۸ر فی ہزار دکانی سبق سنڈے سکول عہ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے منسٹری والی مینیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہئے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو و انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہئیں۔

انڈین سٹینڈرڈ

پریسبیٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ

ایڈیٹر پادری ڈاکٹر بیکٹ۔ بی۔ ڈی۔ لاہور بیا ور راجپوتانہ

سٹینڈرڈ بنیاد پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک منسٹری کو اس کا خریدار ہونا چاہئے۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شایع ہوتا ہے قیمت عاہ سالانہ معہ محصول ڈاک۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ

ہندوستان پنجاب " " ۸ر

غیر ملک سے " " ۸ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

تعداد اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ	۸ے	ے
چوتھائی کالم	۸ے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	معہ
پورا کالم	عہ	مہہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	معہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے اجرتی سطر ایک پیسہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ نامہ نگار اپنی اپنی تحریریں کے آخر پتہ وار دیں

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ گروہ طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں صہ ہو تو زیادہ معہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرہ کو ذول وکیر میز وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ۔ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ۱۲۵ تک کرہ کو ذول لعہ۔

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام داؤلی بہادر چھپا اور شائع ہوا

